ملک کے جمہور اہلِ فتویٰ نے قرآن وسنت، احوال واقعی اور مجوزین حضرات کی تحریرات کی روشنی میں دوٹوک الفاظ میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ سرمایہ کاری کا اسلامی تصورنفع ونقصان کی بنیاد پر شرکت ومضاربت ہے، جس کا مروجہ اسلامی بینکوں میں کوئی خاطر خواہ حجم نہیں پایا جاتا، بلکہ مروجہ اسلامی بینکاری میں مرابحہ، اجارہ اور شرکت متناقصہ کے نام سے جو سودی حیلے اختیار کیے گئے ہیں وہ ایک تو شرکت ومضاربت کے شرعی مقصد اور مثالی تمویلی طریقے کو فوت کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان حیلوں پر اربوں روپے کی سرمایہ کاری کرنا اور ان حیلوں کو معمول کے کاروبار کا طریقہ بنالینا قطعاً ناجائز ہے۔ ان حیلوں کے ذریعہ حاصل ہونے والا مرابحہ کا ’’ربح‘‘ اور اجارہ کی اجرت، ۱۹۸۱ء کی ’’بلاسودی بینکاری‘‘ کے ’’مارک اپ‘‘ سے سرِمو مختلف نہیں ہے، جس طرح وہ ’’مارک اپ‘‘ شرعی اعتبار سے خالص سود اور سرمایہ کاری کے اسلامی نظام پر بدنما داغ تھا، بعینہ اسی طرح، بلکہ اس سے بڑھ کر مروجہ مرابحہ کا ربح اور اجارہ کی اجرت بھی سود ہے اور روایتی بینکاری میں اسلامی پیوندکاری کے گھناؤنے جرم کے مترادف ہے۔ بلکہ مروجہ اسلامی بینکوں نے اپنی ترقی کی معراج یہ سمجھ رکھی ہے کہ وہ روایتی بینکوں کی تقلید اور نقالی کرتے ہوئے انہی کے پروڈکٹس (PRODUCTS) کے مشابہ پروڈکٹس بنا کر اسلامی لبادے میں متعارف کروائیں، یہ ان کا مشن بنا ہوا ہے۔ ایسے بینک قرآن وسنت اور اکابر کی تصریحات کے مطابق غیر سودی یا اسلامی قطعاً نہیں ہوسکتے، اگر اس کے باوجود بھی کوئی ان بینکوں کو اسلامی کہنے پر اصرار کرے اور اسلامی جتلائے تو یہ اسلام کے نام پر دھوکہ ہوگا اور یہ طرزِ عمل حرام چیز پر اسلامی لیبل لگانے کے مترادف ہوگا جو کہ ایمانی لحاظ سے بہت ہی خطرناک بات ہوگی۔

مکتبہ بینات
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان
Tel: 0092-21-4913570-4123366-4121152
Fax: 009-21-4919531-4916819
www.banuri.edu.pk